یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ بلا واپس ہونگے۔

(۳) مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگی اور ناپسند مضامین محصول ڈاک آنے پر واپس ہوسکیں گے جن مراسلات پر نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہونگے۔

(۴) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے

اخبار

اہلحدیث

امرتسر

ہمہ دین ... کلام اللہ معظم داشتن ... پس حدیث مصطفےٰ ... جان مسلم داشتن ... کیوں حدیث کیا ہے قرآن واند و حرج ...

نمبر ۳۷ جلد ۱۲

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔ ۱۲عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔ للعہ
عام خریداران سے ۔۔۔ ۳عہ
" " ششماہی ۔۔۔ ۱۲؍۱عہ
ممالک غیر سے سالانہ ۵ شلنگ ۴ پنس
" " ششماہی ۳ شلنگ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتا ہے جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیے

امرتسر مورخہ ۲ رمضان ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء بروز جمعہ

فہرست مضامین

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افترا (نمبر ۴) ۔۔۔ ۱
رمضان شریف ۔۔۔ ۴
مولانا بٹالوی اور ہم ۔۔۔ "
قادیانی مشن قیصر جرمن کا اسلام اور ہندی مسلمانوں کا خیال غلام "
لب گڑھ میں قادیانیوں کی شکست ۔۔۔ ۵
مذاکرہ علمیہ نمبر ۸ بابت اجماع ۔۔۔ ۶
نجیب آباد میں مسلمانوں کے مقابلہ سے آریوں کا فرار "
مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی جواب دیں ۔۔۔ ۷
انوکھی شادیاں ۔۔۔ "
فتاویٰ ۔۔۔ ۸
متفرقات ۔۔۔ ۹
انتخاب الاخبار ۔۔۔ ۱۰
اشتہارات ۔۔۔ ۱۱
۔۔۔ ۱۲

جبلپور کا مباحثہ اور مسافر کا افتراء

(نمبر ۴)

اللہ رے صداقت اور راست بازی ایک ایسا وصف ہے کہ دنیا میں اس کے برابر کا کوئی نہیں سچ فرمایا سب سے بڑے سچے نے الصدق ینجی والکذب یہلک سچ سے نجات ہوتی ہے اور جھوٹ سے ہلاکت آتی ہے، مسافر کی ہکو دو باتوں کی ابتدا سے سخت شکایت ہے۔ ایک تو اس بات کی کہ اس نے تحریری مباحثہ سے انکار کیا مگر اخبار میں فریقین کی تقریریں نقد بنا کر شائع کیں۔ بلکہ رسالہ کی صورت میں بھی مباحثہ شائع کرنے کا اعلان کیا جس پر ہمیں بلکہ ہر ایک سننے والے کو حیرت ہے کہ اگر رسالہ اور اخبار کی صورت

میں مباحثہ شائع کرنا تھا تو تحریر کرنے میں کیا حرج تھا بلکہ ضروری تھا کہ فریقین کی تحریریں مصدقہ ہوتیں لیکن چونکہ مسافر کی غرض صداقت و دیانت نہ تھی بلکہ اشاعت کذب و افترا، اس لئے اس نے تحریر سے تو انکار کیا اور اپنے ناظرین کو دھوکہ دینے اور مجلسی ذلت کو بصورت عزت دکھانے کے لئے اپنے ذہن سے مضامین گھڑ لئے جس کی ہمیں شکایت ہے اور بجا شکایت ہے۔ مسافر کی کذب بیانی کا یہ جو تھا نمبر ہے اس میں تو اس نے حد ہی کردی اللہ اکبر مذہبی پیشوا اور اتنا افترا! مسافر ہی کا کام ہے۔ لکھتا ہے تیسرے روز بھی مولوی صاحب سے کچھ نہ بن پڑا وہی پہلا سوال رٹتے گئے کہ انسان اگر نیک عمل کرنے لگے تو گناہ بیل کہاں سے لیں گے وغیرہ اس کے جواب میں پنڈت جی نے کہا۔

مولوی صاحب کل سے برابر اسی ایک بات کو رٹ رہے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے

جاں شریف میں کہیں یہ بات سماگئی ہے کہ یہ کوئی ایسا مشکل سوال ہے جس کا آریہ سماج جواب ہی نہیں دے سکتا۔ میں کل باتشریح اسکا معقول جواب دے چکا ہوں۔ لیکن اگر مولوی صاحب کی اس سے بھی تسلی نہ ہوئی ہو تو لیجئے ایسا جواب دیتا ہوں جس سے مولوی صاحب کی زبان ہی بند ہو جائیگی۔ وہ یہ ہے کہ اگر بفرض محال تمام جیوؤں کے عمل نیک ہو گئے اور کوئی جانور نہ بن سکا تو اس سے کیا قباحت لازم آئیگی اور کسے تکلیف ہوگی کیونکہ ایسی صورت میں تو سب جیو مکتی کو پراپت ہو جائیں گے۔ اور جانوروں کے ساتھ ہی کوئی جیو انسانی قالب بھی اختیار نہ کریگا کیونکہ سنسار کی بھی تو مکتی ہو کر تو یہ یونہی ہی ہے

اہلحدیث آریہ سماج خصوصاً مسافر کے ہاں چند الفاظ سانچے کے ڈھلے ہوئے ہیں ان میں کمی بیشی نہ ہوتی ہے نہ ضرورت ہے وہ یہ ہیں "معقول جواب دیا گیا" "مشرح جواب دیا گیا" "تسلی بخش دیا گیا" "ناظرین بہاز بہت اچھا دیا" "مخالف نے ہماری کسی سوال کا جواب نہ دیا" وغیرہ۔ بس یہ الفاظ ہیں جو آریہ لٹریچر میں کثرت سے آتے ہیں جو بحکم سہ

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئیم

ایک کے بعد دوسرا کہے جاتا ہے۔ اب سنئے اصل حال۔

دوسرے روز جو مباحثہ شروع ہوا تو سامعین استحضار مضامین کے لئے پہلے کے واقعات کا دہرانا ضروری تھا۔ چنانچہ کہا گیا۔ یعنی یوں کہا گیا کہ کل میں نے یوں سوال اٹھایا تھا۔ اس کا جواب یوں ملا مگر اس میں یہ یہ خرابی ہے۔ کہئے اس کو رٹنا کہتے ہیں؟ یا قاعدہ فن تقریر کا ملانا۔ اچھا ہم نے وہی سوال رٹا کیا برا کیا یہ تو تمہارے لئے آسانی ہے کہ ایک ہی سوال کو رٹا جائے تاکہ آپ بھی اس کے جواب کیلئے بخوبی تیار ہو جاویں۔ سوال کا جواب با صواب نہ لینے تو اس کا دہرانا عیب نہیں۔ جواب معقول نہ دینا عیب ہے۔ آریہ مناظر کا قول گزشتہ پرچے میں ہم نے ... دوسرا جواب کا حصہ ادا رکھتا ہے

اور اس پرچے میں اپنے جواب کو "باتشریح معقول جواب" لکھتا ہے مگر بتلاتا نہیں کہ وہ کیا تھا اس کے الفاظ کیا تھے۔ بتلائے کیا کچھ ہو تو بتلائے بھی۔

ہاں دوسرا جواب جو دیا ہے اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ معقول اور باتشریح جواب بھی کیسا ہوگا آپ کہتے ہیں:-

اگر بفرض محال تمام جیوں کے عمل نیک ہو گئے اور کوئی جانور نہ بن سکا تو اس سے کیا قباحت لازم آئیگی؟ اور کسے تکلیف ہوگی۔ کیونکہ ایسی صورت میں تو سب جیو مکتی کو پراپت ہو جائیگی (یعنی نجات حاصل کر لیں گے) اور جانوروں کے ساتھ ہی کوئی جیو انسانی قالب بھی اختیار نہ کریگا۔ (۵ اکتوبر)

بہت خوب! ہم جانتے ہیں کہ یہی جواب آریہ مناظر نے اپنے استادوں اور مشیروں کی رائے سے دیا تھا مگر اس کا جو جواب ان کو دیا گیا اس کو مسافر نے نقل نہیں کیا۔ اور کیوں کرتا؟ جبکہ صداقت اور دیانت سے مطلب نہیں۔ اچھا مسافر اب سن لے ہمنے اسکا جواب دیا تھا کہ:-

آریہ مناظر نے ہمارا سوال سمجھا ہی نہیں۔ ہمارا سوال تھا کہ جب ایک سو سال تک انسان نیک رہیں گے تو حیوانی قالب میں نہیں جائیں گے۔ بلکہ حیوان ادھر سے ادھر آوینگے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حیوان انسانی قالب میں آکر انسان تو بنجاوینگے مگر حیوانات نہ ہونے سے انسانوں کو تکلیف ہوگی۔ ناظرین غور کریں کہ مسافر نے جو جواب خود لکھا ہے۔ اس سے یہ سوال اٹھ سکتا ہے یا مضبوط ہوتا ہے؟

مسافر اپنی زبان بند کرنے والے جواب میں کہتا ہے کہ انسانی روحیں جانوروں کے ساتھ ہی سنجات پا جاوینگی مگر وہ یہ نہیں سوچتا کہ جب تک حیوانی روحیں ادھر آکر ساری عمر مکتی میں نہ گزار لینگی سنجات کیسے پاوینگی اور وہ ان کی عمر جو مکتی میں گزریگی اس عمر میں وہ حیوانوں کے بغیر کیسے زندگی گزاریگی۔

آؤ ہم تمکو تاریخی تقریر سے سمجھا دیں۔

آج مباحثہ کو تمام دیکھیں جیسے کہ معرم پھیل گیا

(خواب میں) موجودہ نسل بالکل نیک صالح رہی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ انسان نجات پا گئے اور ان میں سے کوئی ایک بھی حیوانی قالب میں نہ گیا۔ یہی سلسلہ قریباً پچاس برس تک رہا۔ اس عرصہ پچاس سال میں جتنے حیوانات اپنی اپنی قید سے چھوٹ کر آدمی بنے ان کی جگہ حیوانی قالبوں میں کوئی روح نہ جاویگی کیونکہ ادھر کی روحیں بوجہ اپنی نیک اعمالی کے اس قابل نہیں کہ حیوانی قالب میں جاویں۔ پس وہ وقت اور وہ زمانہ جس میں حیوانی روحیں چھوٹ کر انسانی قالبوں میں آکر آباد ہونگی۔ اس وقت میں ان کی وہ ضروریات جو حیوانوں سے پوری ہوتی ہیں کون پوری کریگا۔ یہ ہے ہمارے سوال کا مطلب جو تمہارے جواب سے بجائے اسکے کہ دور ہو اور مضبوط ہوتا ہے۔

سماجی مترو! یہ ہے مہاشہ مسافر کے معقول اور باتشریح جواب کا نمونہ۔ اسی لئے وہ جواب کے الفاظ نقل نہیں کرتا بلکہ مغلق لفاظی سے کام لیکر اپنی ناظرین کو دھوکہ دیتا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ مسافر میں یہ کمال ہے کہ اپنا ضعف ظاہر کرنے کی بجائے فریق مخالف کا ضعف دکھایا کرتا ہے۔ اسی اصول سے مسافر لکھتا ہے:-

اس جواب (جس کا ذکر اوپر ہوا ہے) کو شرح سمجھانے کے بعد آپ نے اس غلط ترجمہ کی غلطیاں بتلائیں جو مولوی صاحب نے ایک وید منتر کا اردو ترجمہ یا دری بحاشیہ بھومکا کر پیش کیا تھا اور اتھر وید پیش کر کے مولوی صاحب کو چیلنج دیا کہ وہ اس میں سے ایک منتر تو ایسا پیش کریں جس میں انسانوں کو گناہ کی ترغیب دی گئی ہو۔ برخلاف اس کے آپ نے قرآن سے بہت سی آیات پڑھ کر بتلایا کہ اسلام نے کس طرح کھلم کھلا لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دی ہے۔ (۵ اکتوبر)

اہلحدیث کس قدر جھوٹ اور دھوکہ ہے اللہ اکبر ہم سراپا حیرت ہو جاتے ہیں۔ جب کسی مذہبی آدمی کو جھوٹ بولتے دیکھتے یا سنتے ہیں۔

اس واقعہ کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۲ جولائی میں ہو چکا

AsliAhleSunnet.com

ہے۔ جس کی اصلیت صرف یہ تھی کہ میں نے یجرو کا مصنف سوامی دیانند سے اتھروید کے اس مضمون کے منتر کا ترجمہ سنایا کہ روحیں بداعمالی کی وجہ سے حیوانی قالبوں میں جاتی ہیں۔ اس پر آریہ فریق نے اعتراض کیا کہ یہ کتاب وید نہیں اسلئے اس کا حوالہ پیش نہیں ہو سکتا۔ میں نے جواب دیا کہ یہ کتاب وید نہیں مگر اس میں وید منتر کا ترجمہ ہے جو سوامی دیانند نے لکھا ہے چنانچہ صدر جلسہ نے فیصلہ میرے حق میں دیا اور آریہ پر ڈگری ہوئی مگر مسافر گیت الاپتا ہے کہ ہم نے منتر مانگا تو منتر نہ ملا معلوم نہیں کون سا منتر مانگا تھا۔ وہ ہی منتر جو بنگالی پیر جھو منتر کیا کرتے ہیں یا کوئی اور؟

مسافر کی صداقت دیکھئے لکھتا ہے کہ ہم نے یہ مطالبہ کیا کہ ایسا منتر دکھاؤ جس میں انسانوں کو گناہ کی ترغیب دیگئی ہو۔ بھلا یہ مطالبہ کیوں کیا کسی نے کہا تھا کہ ویدوں میں گناہ کرنے کی ترغیب دیگئی ہے ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔ محض بہتان اور صرف افترا جھوٹے پر تھو...... اسی طرح مسافر کا یہ لکھنا بھی محض جھوٹ ہے کہ قرآن نے کھلم کھلا لوگوں کو گناہوں کی ترغیب دی ہے۔ مسافر اگر سچا ہے تو ہمیں ایک آیت ایسی بتلائے جو گناہوں کی ترغیب دیتی ہو مگر بتلانے سے پہلے **ترغیب** کے معنے کسی اردو دان سے پوچھ لے۔

اسی حوصلہ پر مسافر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے جواب نہ دیا اور فضول شعر گوئی میں وقت کھو دیا آہ افسوس مباحثہ کا تحریری ہونا آریوں نے مانا ہوتا تو معلوم ہو جاتا کہ فضول وقت کس نے کھویا

عربی میں مباحثہ مسافر اپنی عادت کے مطابق شیخی بگھارتا ہے کہ ہمارے پنڈت جی نے عربی مباحثہ کا چیلنج دیا بلکہ گفتگو شروع بھی کر دی۔ (۱۸ جون صہ) ماشاء اللہ آریہ اور عربی "ہاں صاحب ہم بھی مانتے ہیں کہ آپ کے مناظر نے عربی میں گفتگو کی تھی مگر آپ کو شائد وہ الفاظ یاد نہ ہونگے ہم کو خوب یاد ہیں آپکے مناظر نے جب اپنی بساط اور تہذیب سے شیخی بگھار کر یوں کہنے لگا میں حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی عربی اچھی جانتا ہوں۔ اس پر جو لوگوں نے قہقہہ لگایا اور بعض لوگوں کو طیش بھی آیا یہاں تک کہ پولیس افسر کو مداخلت کر کے آریوں کو فہمائش کرنی پڑی تو میں نے صدر جلسہ کو یہ کہا کہ آپ اس گفتگو کو دیکھئے کہ ایک ہندی شخص دعوے کرتا ہے کہ میں پیدائشی عربی سے عربی زبان اچھی جانتا ہوں۔ اگر جانتا ہے تو اچھا عربی میں گفتگو ہو جائے۔ میں ابھی اس گفتگو میں صدر جلسہ سے مخاطب تھا تو آریہ مناظر نے اپنے لڑکپن کے جوش میں ایک عربی فقرہ بول دیا جس پر تمام عربی دان بے ساختہ ہنس پڑے اور آریہ مناظر کو بغیر میری سفارش کے سند عربیت عطا کر دی وہ فقرہ کیا تھا یہ تھا:۔

"قل یلسان عربیۃ"

مسافر کے ایڈیٹر کی جانے بلا اسی فقرہ میں کیا بلاغت بھری ہے۔ ہاں اگر وہ اس کی مثال سننا چاہتا ہے تو اس کو بنگالی شاعر کا ایک اردو شعر سنا دیں جو آریہ مناظر کے عربی فقرہ کے مشابہ ہے۔ ذرا غور سے سنئے:۔

بنگالی شاعر ایک دفعہ پٹنہ میں آیا تو گرمی کی سختی کی شکایت اپنے باپ کو لکھتا ہے:۔

ادباپ رے اس دیش میں جو گرمی ہے گرتا
یاں پنکھا دن ط عد رتی لوگ بیٹھے ہیں

سخت افسوس مسافر کو اپنی کرتوت اور لیاقت کا علم نہیں یا دانستہ چھپاتا ہے کہ اس نے مسلمانوں کی کس قدر دل آزاری کی کہ ایک لونڈا جو درود کا لفظ (صلے اللہ علیہ وسلم) بھی صحیح نہ پڑھ سکتا ہو جسکی شہادت حاضرین جلسہ خوب دے سکتے ہیں بھری مجلس میں محض دل آزاری کے لئے یہ کہے کہ میں حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بھی عربی اچھی جانتا ہوں۔ مسافر کو اس لغو اور جھوٹ کی تو شکایت نہ ہو مگر مسلمان جب آں حضرت کے نام مبارک پر بحکم مذہب درود شریف پڑھیں تو مسافر کہے کہ مسلمانوں نے شور مچا دیا۔ چنانچہ کس آن بان سے مسافر لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

بس پنڈت جی کی زبان سے یہ فقرہ (کہ میں عربی حضرت محمد صاحب سے اچھی جانتا ہوں) نکلنا تھا کہ یکدم حاضرین میں جس قدر مسلمان بیٹھے تھے سب نے آواز بلند آں حضرت پر درود بھیجنا شروع کر دیا۔ بعض نے زور زور سے آریہ مناظرین کو گالیاں دینی شروع کر دیں یہاں تک کہ مسٹر منظور احمد ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بھی جو بغرض انتظام پلیٹ فارم پر بیٹھے تھے اپنے دلی جذبات کو نہ دبا سکے اور آریہ مناظر کی طرف مخاطب ہو کر زور سے بولے کہ آپ ہرگز ایسا نہیں کہہ سکتے (۱۸ جون صہ)

ناظرین مسافر کا جھوٹ ہی نہیں ظلم دیکھئے کہ آریہ مناظر اتنی غلط بیانی بلکہ دروغگوئی اور دل آزاری کرے اس پر مسلمان اپنے مذہب کی ہدایت کے مطابق آنحضرت کا اسم مبارک سنکر درود پڑھیں تو مسافر کو اس کی بھی شکایت ہو اور پولیس افسر بطور انتظام یہ کہے کہ ایسا مت کہو تو صرف مسلمان ہونے کی وجہ سے اس کی بھی شکایت کرے۔ خدا جانے اس تعصب اور جھوٹ کی سزا اس کو کس جون میں ملیگی۔

ہم سچ کہتے ہیں مسلمان پولیس افسر کی بجائے کوئی ہندو ہوتا تو آریوں کی دل آزاری کی وجہ سے بڑا قانونی سلوک کرتا۔ مگر مسلمان افسر نے غالباً یہ خیال کیا ہوگا کہ یہ لوگ اپنے اعمال کو نہیں دیکھینگے یہی کہیں گے کہ پولیس افسر نے مسلمان ہونے کی وجہ سے ایسا کیا۔ غرض اس قدر دل آزاری پر بھی مسلمانوں کا صبر اور حوصلہ کرنا اس کی وجہ بجز اس کے نہ تھی کہ مسلمان انتظام امن کے ذمہ وار تھے اور پولیس افسر بھی مسلمان تھا آہ ؎

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
اُن میں دو وصف ہیں بد خو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

ایک اور کذب بیانی مسافر نے یہ بھی غلط لکھا ہے کہ میں نے آخری تقریر میں یہ اعتراض کیا تھا کہ کوئی شخص عیسائی بنے تو کوئی آریہ اس کی شادی نہیں کرتا مگر مسلمان کر دیتے ہیں۔

اس بیان میں کئی ایک جھوٹ ہیں۔ میں نے یہ اعتراض آخری نہیں کیا تھا بلکہ درمیان میں کیا تھا

AsliAhleSunnet.com

اعتراض کی نوعیت بھی یہ نہ تھی بلکہ یہ تھی کہ آریہ مناظر نے ویدک دھرم کی عالمگیری پر فخر کیا تھا۔ تو میں نے کہا ویدک دھرم میں عالمگیری ہوتی تو آج جو شدھی کے مسئلے کو رواج دینے میں آریوں کو دقت پیش آ رہی ہے یہ پیش نہ آتی بلکہ ہندو آریہ بالاتفاق بلا تکرار ہو جاتے اور بخوشی خاطر اُن کو اپنے اندر لیتے جس کا طریق یہ ہوتا کہ اُن کا نکاح اپنے اندر کرتے جیسا کہ مسلمان کرتے ہیں۔ بجائے اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مہاشہ دھرم پال (غازی محمود)[1] جیسے ورثہ آریہ کی بھی شادی نہیں ہوئی۔ اس عدم رواج سے بآسانی ثابت ہوتا ہے کہ ویدک دھرم میں کبھی بھی اس کا رواج نہیں ہوا کہ غیروں کو اپنے اندر لے جس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ویدک دھرم کو عالمگیری کا دعویٰ بھی نہیں۔ مضمون کی شکل بدل کر لکھنا ہے کہ کونسا دھرم ہے؟ (باقی باقی)

رمضان شریف

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع

مسلمانوں کا معزز مہمان جس کی آمد آمد سال بھر رہتی ہے آخر آ گیا اور خوب چمک دمک اور شان و شوکت سے آیا جس نے مسلمانوں کے منہ سے کہلوایا ؎

تری آمدنت باعث آبادی ما

حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں ہر نیک کام کے لئے کمر ہمت باندھا کرتے تھے۔ خیرات اتنی کرتے تھے کہ گویا آندھی چلتی ہے کالریح المرسلة اس مہینے میں روزہ کی وجہ سے تکلیف تو بیشک ہے مگر جو اس کا فائدہ اور بدلہ ہے اُس کا اندازہ کر کے یہ تکلیف بالکل ہیچ ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق بخشے کہ اس گرمی کے موسم میں رمضان کے امتحان میں کامیاب ہوں۔

انجمن اسلامیہ امرتسر نے گزشتہ سال علماء امرتسر کو بلا کر رمضان کے متعلق تجویزات پوچھی تھیں کہ کیا کیا جائے کہ مسلمان لوگ رمضان کی عزت کریں باتوں باتوں میں یہ تجویز پاس ہو کر پاس بھی ہو گئی کہ علماء مجتمع ہو کر شہر کے مختلف محلوں میں وعظ کریں جن میں رمضان شریف کے فضائل بیان کریں اور لوگوں کو ترغیب دیں کہ رمضان شریف کی عزت کریں چنانچہ ایسا ہی ہوا جن جن محلوں میں وعظ ہوئے اُن لوگوں نے خود بخود انتظام کیا علماء نے فی سبیل اللہ وعظ فرمائے اس میں انجمن کا نہ خرچ ہوا نہ حرج۔ لیکن اس دفعہ اس کام کی طرف مطلق توجہ نہیں کی گئی حالانکہ گزشتہ سال کے تجربے سے چاہئے تھا کہ اس دفعہ زیادہ دنوں تک یہ چرچا ہوتا۔

اہل شہر کو انجمن اسلامیہ کے قابل قدر صدر خان بہادر شیخ غلام صادق صاحب آنریری مجسٹریٹ اور لائق عزت سکرٹری میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ اور اس کے مذہبی خیال کے ممبر حاجی نظام الدین صاحب اور بابو نظام الدین صاحب وغیرہ آنریری مجسٹریٹان کی شکایت ہے اور بجا شکایت ہے کہ باوجودیکہ یہ اصحاب مذہبی خیال کے ہیں۔ تاہم انہوں نے اس ضروری کام کا خیال نہ کیا۔ جو لوگ علماء کو بدنام کیا کرتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے کسی مشترک کام میں مجتمع نہیں ہوتے گزشتہ سال کے اجتماع علماء نے اُن کو کافی جواب دیدیا تھا۔ البتہ اس سال انجمن کی غفلت سے یہ سوال مضبوط ہو گیا کہ معزز دنیا دار دین کے کاموں کی پرواہ نہیں کرتے۔ انا للہ۔

اہل حدیث کے متعلق اطلاع یہ بھی حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس مہینے میں اپنے مزدوروں اور نوکروں کے کام میں تخفیف کیا کرو۔ اس لئے اہلحدیث خود بھی تخفیف کرتا ہے اور اپنے مالکوں سے تخفیف کی امید رکھتا ہے لہٰذا حسب معمول اس مہینے میں ہر ہفتہ بجائے ۱۶ صفحوں کے ۱۲ صفحات پر اخبار نکلا کریگا انشاء اللہ۔

مولانا بٹالوی کا وہم اہلحدیث مورخہ ۱ جون میں مولانا بٹالوی کے مباحثہ کا مضمون درج ہو چکا ہے احباب کو فیصلہ کا انتظار ہو گا اُن کی آگاہی کیلئے لکھا جاتا ہے کہ میری آخری مضمون مورخہ ۲ مئی کا جواب ۱۷ جولائی تک نہیں آیا بایں ہمہ منصف صاحب کی خدمت میں بھیج دیا گیا ہے۔

قادیانی مشن

قیصر جرمن کا اسلام

اور

ہندی مسلمانوں کا خیال خام

اس عنوان سے بدخواہ اہل اسلام قادیانی اخبار الفضل نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے مسلمانوں کو ناحق بدنام اور گورنمنٹ کی نگاہ میں متہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے آج ہم نے اپنی عادت کے خلاف اس کے نام کے ساتھ بدخواہ اہل اسلام کا لقب بڑھایا ہے۔ ہم اس طریقہ کو نہایت ہی مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص یا فرقہ اپنے دینی یا ملکی بھائیوں کی بدخواہی میں یہاں تک ترقی کر جائے کہ ناجائز طریق سے حکام کے کانوں میں انکی برائی ڈالے اور آپ خیر خواہ بنے۔ یہ وصف خاص قادیانی گروہ میں زیادہ ہے۔ اللہ یجزیہم بما کانوا یصنعون۔

الفضل نے عنوان مذکورہ بالا کے نیچے مسلمانوں کے غلط عقائد (بقول خود) لکھتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ:۔

انہی غلط عقائد و خیالات کے ضمن میں اکثر مسلمان یہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ سلطان ٹرکی خلیفة المسلمین ہیں اور ترکوں کی قوم سچی مسلمانی کا زندہ نمونہ حالانکہ فی الواقع ایسا نہیں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود (مرزا) نے آج سے سترہ اٹھارہ برس پہلے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر مسلمانوں کے اس ظلم خیالی کو پاش پاش کیا۔ ترکوں کی افسوسناک اندرونی حالت اور بصورت عدم اصلاح انکے پرخطر مستقبل کی خبریں دیدی تھیں جو ایک کر کے سچی نکلیں اور آجتک برابر ان کی تصدیق ہو رہی ہے۔ مگر افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے اس پاک فرستادہ کی قدر نہ کی اور ہنسی ہی اڑاتے رہے (یا حسرة علی العباد الآیہ) قلمرو عثمانیہ میں سخت بدنظمی و بے ربطی واقع ہوئی۔ ایک انقلاب عظیم برپا ہوا اس کا تاجدار (ہاں وہ تاجدار جس کی حکمت عملی ہاسٹنگز کی طرح) یورپ تک کے دلوں میں دھاک بٹھائی تھی۔ اسی ہلچل اور غدار کے طوفان بے تمیزی میں

---

[1] غازی محمود (دھرم پال) نے مسافر کو نکاح بیوگان اور نیوگ پر مباحثہ کرنے کا نوٹس دیا ہے۔ مگر مسافر سے امید نہیں کہ چیلنج قبول کرے۔ (ایڈیٹر)

AsliAhleSunnet.com

ایک دم تخت سلطنت سے اُتار کر دودھ میں سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دیا گیا۔ ملت پرستوں، حریت کے دعویداروں اور انقلاب پسندوں نے اپنے جوش جنون میں وہ وہ حرکتیں روا رکھیں کہ آخر انکے "بلا بجائی" کی ہوا ہی اکھڑ گئی۔ اور اکھڑی بھی ایسی کہ پھر شاید ہی بندھ کر۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ خدا کے مامور کو جھٹلانے اس کے منہ سے نکلی ہوئی خدا کی باتوں پر از راہ شقاوت و شرارت تمسخر اڑانے اور تدابیر آسمانی کی قدر نہ کرنے سے۔ حالانکہ ترکوں اور ان سے بھی زیادہ مسلمانان ہند کو عبرت و بصیرت حاصل کرنے کا یہ اتنا اچھا موقعہ تھا کہ اس سے بہتر ہونا مشکل ہے۔

× × × ×

جرمنی نے ترکوں یا ساری اسلامی دنیا کو دم دے کے غار ہلاکت میں دھکیلنے کیلئے جہاں اور کئی طرح کے جال بچھائے۔ از انجملہ ایک چلتا ہوا جادو یہ بھی کیا کہ خود قیصر اور اس کے بہت سے جوانان نبرد جھوٹ موٹ اسلام کا دم بھرنے لگے۔ اب تو نام نہاد مسلمانوں کی خوشی کا کیا ٹھکانا تھا۔ پھولے نہ سماتے تھے جگہ جگہ بڑے مسرت کے لہجہ میں قیصر اور اس کے سپاہیوں کے اسلام لانے کا چرچا ہونے لگا اچھے اچھے سنجیدہ دشمن جرائد تک نے اس موقعہ پر کمال سادہ لوحی سے باور کر لیا کہ واقعی جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف باسلام ہو گئے اور رہے سہے ہوتے جاتے ہیں۔ حالانکہ اگر ذرا معاملہ فہمی و تدبر سے کام لیتے تو بالکل صاف بات تھی کہ اگر فی الحقیقت ان مسلم نما دشمنان اسلام کے دلوں میں کچھ بھی ادب و احترام اس دین متین کا ہوتا تو ہرگز وہ ایسا بدنام کن موقعہ اس کے اظہار کا اختیار نہ کرتے نہ ان مظالم کو روا رکھتے جو خود اصول و احکام اسلام کے سراسر خلاف ہوں اور یہ سمجھنا تو خاص نور ایمان اور بصیرت فراست باطنی والوں کا ہی حصہ ہو سکتا تھا۔ کہ خدائے اسلام کی غیرت کب گوارا کر سکتی ہے کہ کوئی ایسی حالت میں اس کا دین قبول کرے جس سے آئندہ کسی وقت وہ اس پر اپنی نصرت کا احسان جتا سکے۔ خدا کا دین تو ہمیشہ کمزوروں سے شروع ہوتا اور انہیں کی بدولت اول سے تقویت پاتا ہے۔ دنیا اسے اور اس کی وجہ سے ان کو بھی مٹانے کی سر توڑ کوششیں کرتی ہے آخر وہ بچا رہتا ہی ہے اور یہ برابر فروغ پاتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ تا اہل بصیرۃ کیلئے ایک زبردست نشان ہو کہ ضرور کوئی فوق الفوق طاقت ہے جو اس کی مددگار ہوتی اور ہمیشہ سے حمایت حق کیلئے غیرت دکھلاتی رہی ہے۔ ہم کسی پر بدظنی نہیں کرتے اور دوسروں کی نیت پر حملہ کرنا کسی کو حق ہی کب پہنچتا ہے۔ دلوں کا حال تو علام الغیوب ہی جانتا ہے۔ مگر اسباب ظاہری کے نظر کرتے ہم یہ ضرور کہینگے کہ ترکوں کا کلمہ بھرنے اور جرمنوں کی مسلم نمائی کو آسمان پر چڑھانے میں ہمارے بہت سے بھولے بھائیوں نے بلا شبہ نا فہمی سے کام لیا ہے۔ لیکن شکر ہے کہ اب ان میں سے جو سمجھدار و دور شناس ہیں رفتہ رفتہ ان غلط خیالات سے رجوع کرتے جاتے ہیں چنانچہ جب سے لندن کے نامور جرائد مثل مورننگ پوسٹ و نیر ایسٹ وغیرہ نے حقیقت حال سے پردہ اٹھا کر قیصر کے اسلام کی قلعی کھولی ہے۔ تب سے مسلمانان ہند کے معمولی پرچے کیا بلند پایہ قومی آرگن بھی مانتے جاتے ہیں کہ واقع میں یہ ساری قیصر کی عیاریاں اور چالبازیاں ہیں۔ وگرنہ اسلام کو ان حرکات سے کیا تعلق جنکا ارتکاب وہ اور اس کی سپاہ قریباً سال بھر سے میدان کارزار میں کر رہی ہے" (۲۶ جون)

اہلحدیث: ہم اس بیہودہ گوئی کا کیا جواب دیں جو "الفضل" نے مسلمانوں کے ذمہ ناحق لگائی ہے۔ الفضل کا فرض ہے کہ وہ بتلائے کس سنجیدہ اسلامی اخبار نے لکھا ہے

"جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف باسلام ہو گئے اور رہے سہے ہوتے جاتے ہیں"

ہاں یہ خبر ضرور آئی تھی وہ بھی انگریزی اخباروں کے ذریعے کہ جتنے جرمن فوجی افسر ترکی فوج میں ملازم ہیں انہوں نے اپنی وردیوں پر کلمہ اسلام لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھوایا ہوا ہے۔ اللہ اعلم ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہے یا نہیں انگریزی اخبارات کا ایسا بیان تھا۔ مگر نہ تو کسی اسلامی اخبار نے تصدیقاً لکھا نہ کسی مسلمان نے اس کو باور کیا کہ جرمن قوم مع اپنے بادشاہ کے مسلمان ہو گئی ہے۔

باقی رہا آپکا ترکوں پر خفا ہونا۔ سو اس کی وجہ اگر یہ ہوتی کہ وہ آجکل ہماری گورنمنٹ سے برسر جنگ ہیں تو پولیٹکل نقطہ خیال میں سمجھ آ سکتی تھی مگر جو وجہ الفضل نے بتائی ہے وہ اس سے بالاتر ہے ہم کیا ہر ایک نکتہ دان اسکو لغو سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ کیا ہی مزے کی بات ہے کہ ترکیں

"باب عالی (ترکی حکومت) کی حیا اللہ کے مامور (مرزا) کو جھٹلانے وغیرہ سے بگڑ گئی۔"*

کیا ہی لطف کی بات ہے۔ تعجب یہ ہے کہ جو سلطنتیں آج معراج ترقی پر ہیں۔ یہ سب مرزا صاحب کی امت ہیں۔ شاید اسی لئے مرزا صاحب نے ان کو یاجوج ماجوج اور دجال لکھا تھا۔ (حمامۃ البشریٰ) کیا سچ ہے ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی لے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

بلب گڈھ میں قادیانیوں کی شکست

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث مدظلہ۔ بعد سلام آنکہ۔ چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرمانے کا شکریہ کا موقع دیجئے۔

یہاں فرقہ قادیان عرصہ دراز سے فرقہ اہلسنت و الجماعت کو طرح طرح کی باتیں بنا کر اپنے فرقہ میں لانا چاہتے تھے۔ خصوصاً آجکل اتنا شور مچا رکھا تھا کہ الامان و الحفیظ۔ نیز بہت جلدی جلدی مناظرہ کا چیلنج دیتے رہتے تھے۔ اور اسپر طرہ یہ کہ ایک ہزار روپیہ شرط [illegible] ہو رہا تھا جس کو دیکھ دیکھ کر بہت سے سادہ دل مسلمانوں کا عقیدہ انکی طرف ہو گیا تھا۔ بلکہ چند افراد ان کے فرقہ میں داخل بھی ہو گئے تھے۔ اور بعض ہونے والے تھے۔ جب مسلمانان بلب گڈھ نے یہ دیکھا تو انہوں نے دہلی مدرسہ حسین بخش سے جناب مولوی حافظ شیر احمد صاحب [illegible] کو بلایا۔ آپ کے یہاں پر چند وعظ ہوئے جن کے اندر آپ نے اس فرقہ کی تردید کی۔ یہ دیکھ کر فرقہ قادیانی نے [illegible] مولوی حافظ روشن علی صاحب کو مناظرہ کیلئے بلایا اور [illegible] بتاریخ ۳۰ جون ۱۹۱۵ء در حیات مسیح علیہ السلام پر [illegible] دونوں کے ساتھ مناظرہ ہوا جس میں خدا کے فضل و کرم [illegible]

---

* یہ کیا محاورہ ہے؟ (اہلحدیث)

AsliAhleSunnet.com

اہل سنت والجماعت نے فتح پائی اور اُس فرقہ نے شکست فاش کھائی اور دو سو چار کس کہ جو اس فرقہ میں شامل ہوگئے تھے تائب ہو کر رجوع الی الحق ہوگئے اور تمام اشخاص کا عقیدہ درست ہوگیا۔ الحمد للہ۔

راقم بندہ محمد اسمٰعیل عارف صدر مدرس مدرسہ سلطنت الاسلام جب گڈہ ضلع گوڑگانواں۔

مذاکرہ علمیہ نمبر ۲

بابت اجماع

مولانا حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری تحریر فرماتے ہیں

مسئلہ اجماع جس کا مذاکرہ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اہلحدیث میں کیا ہے دیکھا مسئلہ اجماع کو مانتے ہوئے گو بہت سی مشکلیں سامنے پڑ گئی ہیں۔ مگر بہتیرے محققین علماء کو ہمیشہ اس میں خلجان ہی رہا۔ خلجان کی وجہیں گو متعدد ہیں مگر سردست صرف ایک وجہ کے بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے جو یہ ہے کہ شریعت مطہرہ ایک نہایت ہی آسان شریعت ہے جس کی صریح شہادتیں قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں جیسے مَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ۔ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ۔ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ۔ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا۔ وَالَّذِينَ ...

اور اجماع جس کو حجت شرعیہ قرار دیا جاتا ہے اُس کی تعریف جو کتب اصول میں لکھی گئی ہے اُس کی رو سے اجماع کے وجود کا علم سخت مشکل و دشوار ہے۔ پس وہ اس شریعت سہلہ میں حجت شرعیہ کیونکر قرار دیا جا سکتا ہے۔ کتب اصول میں اجماع کی تعریف یہ لکھی گئی ہے کہ ایک عصر کی کل امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق یا ایک عصر کے کل مجتہدین امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق کسی امر شرعی پر اتفاق کرلیں۔ پس اگر وہ امر شرعی امر غیر اجتہادی ہے تو اُس پر کل امت مرحومہ کا اور امر اجتہادی ہے تو کل مجتہدین امت مرحومہ کا اتفاق شرط ہے اور یہ ظاہر ہے کہ ایسے اتفاق کے علم کیلئے امور ذیل کا علم ضروری ہے۔ ع۱ ایک عصر کے کل اعیان امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق یا ایک عصر کے کل اعیان مجتہدین امت مرحومہ شرقاً و غرباً علی الاطلاق۔ ع۲ ان میں سے ہر ایک کی رائے اُس امر شرعی میں۔ ع۳ ان میں سے کسی ایک کا بھی دوسروں کی رائے کے قبل اپنی رائے سے رجوع نہ کرنا اور اس میں کون شک کر سکتا ہے کہ ان امور میں سے ہر ایک کا علم کس قدر مشکل و دشوار ہے۔ اور جب ان امور میں سے ہر ایک کے علم کی دشواری کا یہ حال ہے تو اتفاق مذکور کے علم کی دشواری کے حال کا کیا کہنا ہے اور جب اتفاق مذکور کے علم کی دشواری کا یہ حال ہے تو اجماع جو اسی اتفاق کے وجود کا نام ہے اُس کے وجود کا علم کیونکر سخت مشکل و دشوار نہ ہوگا۔ غالباً یہی سبب ہے کہ جس نے کہا ہے من ادعی الاجماع فهو کاذب۔ الحاصل جب تعریف مندرجہ کتب اصول اجماع کے وجود کا علم سخت مشکل و دشوار ہے پس سمجھ میں نہیں آتا کہ ایسی مشکل و دشوار چیز اس آسان شریعت میں کیونکر حجت شرعیہ قرار دی جا سکتی ہے۔ میں ایک مدت مدید سے اس مسئلہ اجماع پر غور کر رہا ہوں مگر اب تک اس نتیجہ پر نہیں پہنچا کہ اجماع بھی اس شریعت سہلہ میں کوئی حجت شرعی قرار دیا گیا ہے۔ لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا۔ کتب مذہبی میں تو بہتیرے مسائل کی بابت لکھا ہوا ملتا ہے کہ ان پر اجماع ہے لیکن اس کا پتہ نہیں چلتا کہ ان مدعیان کو امور مذکورہ بالا کا علم کیونکر ہوگیا۔ اور کتب اصول میں اجماع کے حجت شرعیہ ہونے پر بہت سے دلائل عقلیہ و نقلیہ بھی پیش کئے گئے ہیں لیکن تھوڑے سے غور کے بعد کھینچ تان کے سوا اور کچھ اُن سے ظاہر نہیں ہوتا اور بعض بعض کتب اصول میں یہ بھی لکھا گیا ہے کہ اجماع صحابہؓ بلا اختلاف حجت شرعیہ ہے لیکن یہاں پر بھی یہی سوال ہوتا ہے کہ ان مدعیان کو امور مذکورہ کا علم کیونکر ہوگیا حالانکہ ابھی تک تو اعیان صحابہ ہی کی نسبت فیصلہ نہیں ہوا ہے۔ کوئی تو اُن کو اس قدر بتلاتا ہے اور کوئی اس قدر اور کوئی ایک شخص کو صحابی بتلاتا ہے اور دوسرا اُس کی صحابیت سے انکار کرتا ہے الغرض ابھی تک تو امر اول یعنی کل اعیان صحابہؓ ہی کا علم مشکل ہے چہ جائیکہ دیگر امور مذکورہ بالا کا علم۔ اور یہی اتقان ص۷۰ میں زیر نوع ... فرمایا: مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولم یجمع القرآن غیر اربعة مرقوم ہے التعدید لانه لا یعلم ان سواهم جمعه والا فکیف الاحاطة بذلك مع تكثرة الصحابة وتفرقهم في البلاد وهذا لا يتم الا ان كان لقي كل واحد منهم على انفراده واخبره عن نفسه انه لم يكمل جمع في عهد النبي صلى الله عليه وسلم وهذا في غاية البعد في العادة

اور واضح رہے کہ ہماری مراد اجماع سے اس مذکورہ بالا بحث میں وہی اجماع ادعائی ہے جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے نہ ہو۔ بلکہ اُس کی بنا محض آراء غیر معصومین پر ہو ورنہ جس کی کوئی اصل کتاب و سنت سے ہے اُس کے ماننے میں کسکو عذر ہو سکتا ہے؟ اگرچہ وہ ادعائی کیوں نہ ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ مسئلہ اجماع ایک مبسوط بحث کو چاہتا ہے۔ مگر چونکہ میں اس وقت سخت متردد ہوں۔ اسلئے سردست اسیقدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آئندہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مطمئن فرمایا تو میں مسئلہ مذکورہ میں و نیز مسئلہ اتباع سلف صالحین میں مبسوط تحریر کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ (عبد اللہ)

اڈیٹر۔ مسئلہ اجماع کی اہمیت کو ملحوظ رکھکر ہر اہل علم کا فرض ہے کہ اس کے متعلق حسب منشاء سائل باقاعدہ جواب دے۔ امید ہے رمضان میں اس کی کسر نکل جائیگی۔

نجیب آباد میں مسلمانوں کے مقابلہ سے آریوں کا فرار

نجیب آباد میں ہندوستان بھر کے مشہور و ممتاز آریہ جمع ہوئے تھے اور سب کے سب ہفتہ بھر تک نامعقول بہانے کرتے رہے ان میں سے کسی کو بھی اتنی ہمت نہ ہوئی کہ ایک مسلمان کے مقابلہ پر میدان میں نکلتا اور اپنے عقیدہ تناسخ کو دلائل عقلی سے ثابت کرتا۔ مزے کی بات یہ ہے کہ اول خود ہی چیلنج دیا جب مولوی اکبر شاہ خانصاحب نجیب آبادی مقابلہ پر آئے اور مسئلہ تناسخ پر بحث کرنا طرفین سے منظور ہوگیا اور مباحثہ کے شرائط طے ہو چکے تو پھر خوف زدہ ہو کر یہ بہانہ بنایا کہ تناسخ کے مسئلہ پر معقولی مباحثہ نہ کرینگے بلکہ منقولی مباحثہ ہوگا۔ اور جب دیکھا کہ اس طرح بھی جان نہیں بچیگی تو سرے سے ساری شرائط طے شدہ کو کالعدم کر دیا اور تعجب ہے کہ یہ کہتے ہوئے کسی کو شرم نہ آئی کہ ہم کسی شرط وغیرہ کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ آریوں کی اس گریز کے جو قیمتی نتائج برآمد ہوئے وہ یہ ہیں کہ ان لوگوں سے مسئلہ تناسخ پر ہمیشہ عقلی دلائل سے مباحثہ کیا جائے کوئی مباحثہ تقریری نہیں کرنا چاہئے بلکہ مباحثہ ہمیشہ تحریری کیا جائے۔ مقابلہ پر اگر بہت سے جمع ہو جائیں تو ذرا نہیں گھبرانا چاہئے بلکہ اور خوش ہونا چاہئے۔ نجیب آباد میں آریوں کی شکست اور بدتہذیبی کا نمونہ اور بار بار اپنے قول و اقرار سے پھر جانا اور تغیر التعا...

...تناسخ کی خصوصیت کیا ہے ہر مسئلہ پر عقلی دلائل ہوں (اڈیٹر) ۱؎ آریوں سے مباحثات دو قسم کے ہوتے ہیں ایک تو سالانہ جلسوں میں جن کو دہرم چرچہ کہتے ہیں اور ان میں کبھی گھنٹہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹہ وقت ہوتا ہے اتنے کم وقت میں بھی تحریر ہو تو بہتر ہے گو [illegible] دوسری قسم کا مباحثہ خاص بحث کی غرض سے ہوتا ہے اور اس میں وقت زیادہ ہوتا ہے اور خاص یہی غرض [illegible]

AsliAhleSunnet.com

جماعت کا ایک مسلمان کے مقابلہ سے فرار ہونا نجیب آباد میں بڑا عبرت انگیز اور حیرت خیز نظارہ تھا آریوں نے مسلمانوں کے مقابلہ سے تو گریز کیا اور اپنے جلسہ میں سُنا ہے کہ مسلمانوں کو اور اُن کے مذہب کو گالیاں دے دیکر اپنا دل ٹھنڈا کیا۔ ایک فراری دشمن کی یہ حرکت اور بھی زیادہ حقیقت پر روشنی ڈالنے والی ہے افسوس کہ کسی مسلمان کو انہوں نے اپنے جلسہ میں بولنے کا موقع نہ دیا مجبوراً ۱۰ جولائی بروز جمعہ جامع مسجد میں مولوی اکبر شاہ خان صاحب نے ایک دلچسپ لکچر دیا اور آریوں کے اُن تمام اعتراضوں کا جواب مسلمانوں کو ایک ایک کر کے سنا دیا جو آریوں نے اپنے لکچروں میں بیان کئے تھے۔

(راقم محمد اسمٰعیل خان از نجیب آباد)

مولوی ابو رحمت صاحب میرٹھی جواب دیں

جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔ عرصہ سے مجھے ایک سوال کھٹک رہا ہے جو آج بذریعہ اخبار اہلحدیث (جو ایسے سوالات و جوابات کیلئے موضوع و موزون ہے) عرض کر کے جواب کا امیدوار ہوں۔

عرصہ ہوا قادیان کے اخبار الحکم میں آپ کی بابت ایسے طریق سے ایک مضمون نکلا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں۔ چنانچہ الحکم کے الفاظ یہ ہیں:۔

"مولوی ابو رحمت صاحب نے عرض کی کہ حضور میرے واسطے دعا فرمائی جاوے پیشتر تو میری زندگی اور رنگ میں تھی مگر اب جب سے میں نے علی الاعلان حضور کے عقاید کی اشاعت اپنا فرض مقرر کر لیا ہے تو میری برادری بھی مخالف ہو گئی ہے اور درپے آزار ہے اور عام طور سے لوگ بھی مجلسوں میں کم آتے ہیں۔

اس پر حضرت اقدس (مرزا صاحب قادیانی) نے فرمایا کہ آپ صبر سے کام لیں اور استقلال رکھیں۔ آپ دیکھ لینگے کہ پہلے سے بھی زیادہ لوگ آپ کے مجلسوں میں جمع ہونگے اور یہ سارے مشکلات دور ہو جاوینگے ایسے مشکلات کا آنا از بس ضروری ہوتا ہے" (الحکم ۶ کالم ۱-۲ مارچ ۱۹۰۸ء)

ہر ایک کا حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اس لئے میں آپ پر یہ اعتراض نہ کرونگا کہ آپ قادیانی کیوں بنے۔ ہاں یہ پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت جو لکھی گئی ہے۔

(۱) واقعی آپکے حق میں ٹھیک ہے یا اڈیٹر الحکم کا افترا ہے

(۲) اگر ٹھیک ہے تو کیا آپ آجتک اسی مذہب اور اعتقاد قادیانی پر قایم ہیں یا تائب ہو چکے ہیں چونکہ آپ پبلک مین اور مشہور آدمی ہیں اسلئے میں نے سوال بھی عام شکل میں آپ سے کیا ہے۔ امید ہے آپ اس کا جواب بھی اسی طرح اخبار اہلحدیث کے ذریعے عنایت کرینگے۔

جناب اڈیٹر صاحب سے عرض کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ آپ کا جواب بھی درج کرا دیں کیونکہ اُن کے ہاں تو عام قاعدہ ہے "در دولتش باز و دربان غافلے"۔

(راقم آپ کا ایک مخلص)

اڈیٹر۔ بیشک جواب درج کیا جاویگا۔

انوکھی شادیاں

منوجی حکم دیتے ہیں۔ بعد وفات شوہر کے کسی غیر مرد سے صحبت نہ کرے منوسمرتی باب ۵ اشلوک ۱۵۱۔

بعد وفات اپنے شوہر کے دوسرے شوہر کا نام بھی نہ لیوے۔ منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۵۷۔

جو عورت اولاد ہونے کی طمع سے دوسرے خاوند سے جماع کرتی ہے وہ دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور عاقبت میں پتی لوک یعنی عالم شوہر کو نہیں پاتی۔ منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۶۱

دوسرے شوہر کے جماع کرنے سے عورت دنیا میں بدنام ہوتی ہے اور گیدڑ کا جنم پاتی ہے اور پاپ روگوں سے دکھی ہوتی ہے۔ منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۶۴

جو عورت دوسرے شوہر سے جماع نہیں کرتی اور دل و زبان و جسم کو اپنے قابو میں رکھتی ہے وہ پرلوک میں پت لوک پاتی ہے اور اچھے لوگ اوس کو سادھو کہتے ہیں منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۶۵۔

اس طرح دل و زبان و جسم کو قابو کر کے اس لوک میں بڑی نیکنامی اور پرلوک میں پت لوک پاتی ہے۔ منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۶۶۔

(خاکسار) ناظرین کو معلوم ہو گیا کہ از روئے منو شاستر عورت مرے شوہر کے بعد دوسرا شوہر ہرگز نہیں کر سکتی اور اگر عورت دوسرا شوہر کریگی تو وہ بیکنٹھ کو نہیں جاویگی۔ یعنی از روئے شاستر عورت کا نکاح ثانی قطعی ناجائز ہے البتہ مرد کو دوسری شادی کرنے کی ضرور اجازت ہے ملاحظہ کرو۔

دہرم کے جاننے والے براہمن کھشتری ویش ایسی اپنی پتنی کی استری مر جانے میں اس کا داہ اگنی ہوتر کی آگ اور یگیہ پاتر سے کریں۔ منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۶۷۔

اس کے بعد آخری عمل کر کے دوسرا بیاہ کریں اور اگن کو استہاپن کریں۔ منوسمرتی باب ۵۔ اشلوک ۱۶۸

(خاکسار) کل احباب کو معلوم ہو گیا کہ از روئے شاستر عورت کے مرنیکے بعد ہر ایک کھشتری ویش برہمن شادی ثانی یعنی کریہ بیاہ کر سکتا ہے مگر عورت خاوند کے مرنے کے بعد شادی نہیں کر سکتی کیسی شاستر کی طرفداری کی تعلیم ہے لہذا بجا پر آریہ دوستوں سے میرا یہ سوال کرونگا کہ ابھی کوئی مرد شادی ثانی کرنے اور عورتیں یہ عذر پیش کریں کہ ستیارتھ پرکاش میں مردوں کو شادی ثانی کرنے یعنی کریہ بیاہ کی مخالفت تحریر ہے اسلئے ہم تمہارے ساتھ شادی نہیں کرتیں (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۴ سابقہ ۱۸۷۵ء) تو ایسے مرد کا کریہ بیاہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ تو اب آریہ دوست جواب دیں کہ حسب الحکم منوسمرتی اور ستیارتھ پرکاش کیسے درست ہو سکتا ہے جبکہ ایک کتاب کریہ نکاح کی اجازت دیتی ہے اور دوسری کتاب اس سے منع کرتی ہے اب دیکھیے بیوہ عورتیں انکی شادی ثانی کو ستیارتھ پرکاش اور منو شاستر دونوں منع کرتے ہیں وہ بھی اپنا نکاح ثانی نہیں کر سکتیں اب آریہ دوست جواب دیں کہ ان بیوگان اور اُن مردوں کے جن کی عورات فوت ہو چکی ہیں کیسے کار دنیوی جاری ہو رہے ہیں جبکہ ہر دو فریق عورات و مرد قانون کے شکنجہ میں جکڑے ہوئے ہیں کیا ایسے قانون کے ذریعہ سے زناکاری کا اندیشہ ہے یا نہیں۔ ذرا جواب انصاف سے دیا جاوے کہ بموجب حکم منوشاستر کوئی شخص ویش کھشتری برہمن نکاح ثانی کرے اور عورت بموجب حکم منوشاستر نکاح نہ کرے تو وہ مرد کیسے عورت کے ساتھ بیاہ کر سکتا ہے۔ کچھ تو خیال کر کے غور کریں۔ ایک شخص کو اجازت ہے کہ تو فلاں کام کر اور دوسرے کو حکم ہے کہ نہ کر تو اسکا جواب دو کہ وہ کام کیسے تکمیل میں یا دوسرے کے ساتھ ہو سکتا ہے کیا معقول تعلیم ہے۔

(منشی محمد ذاکر خان از سنبھل ضلع مرادآباد)

AsliAhleSunnet.com

فتاویٰ

س نمبر ۲۲۷- گھر کی پلی ہوئی بکری کے نرینہ بچہ کو اپنے ہاتھ سے خصی کرکے یا قصاب سے خصی کراکے پالنا اور اس کا قربانی کرنا یا عقیقہ ولیمہ میں ذبح کرنا جائز ہے یا نہیں اور ایسا کرنا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہے یا نہیں۔ (خریدار ع ۳۵۹۹)

ج نمبر ۲۲۷- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے خصی کا ذبح کرنا ثابت ہے۔ ۲ پائی داخل غریب فنڈ۔

س نمبر ۲۲۸ (۱) زید بالکل عنین ہے اپنی عورت پر قادر نہیں ہو سکتا۔ چند اس کے علاج کروائے گئے مگر کوئی صورت صحت کی نہیں اب وہ اپنی عورت بالغہ کو طلاق دینا چاہتا ہے کیا ایسے عنین کی بیوی مہر کی مستحق ہوگی؟ اور ہوگی تو کتنا مہر لے سکتی ہے اور عدت اس کو لازم ہے یا نہیں چونکہ فی الحال وہ غیر مدخولہ ہے۔

(۲) زید ہندہ سے منسوب تھا اور بکر صغورہ سے۔ مگر عقد کے وقت زید کا صغورہ سے ایجاب قبول ہو گیا اور بکر کا ہندہ سے محض قاضی کی غلطی سے اب زید کے وارث ہندہ کو طلب کرتے ہیں اور بکر کے وارث صغورہ کو۔ قاضی نے بلا طلاق اسی وقت شدہ ایجاب کا بدل کر دیا اور یہ دو گھنٹے کے بعد بدل ہوا اب ہر دو کا نکاح درست ہوا یا نہیں یا دیگر صورت اس کی درستی کی کیا ہوگی؟

ج نمبر ۲۲۸- (۱) مہر کی مستحق ہے چونکہ دخول نہیں ہوا اس لئے بحکم من قبل ان تمسوھن نصف مہر ہوگا

ج (۲) والدین اور دیگر لوگوں کی نیت کے مطابق فیصلہ ہوگا۔ سبقت لسانی نکاح خوان کی معاف ہوگی۔ لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم و لکن یؤاخذکم بما کسبت قلوبکم (پ ۲ ع ۱۲) ۲ پائی داخل غریب فنڈ

س نمبر ۲۲۹- زید مسجد کا پیش امام ہے اول وقت تنہا فرض کر ادا کرتا ہے مقتدی دیر میں آتے ہیں اور کوئی دوسرا نماز پڑھانے والا نہیں ہے تو اس نماز کی امامت

نوٹ: سوال ذیل جواب کیلئے آئے تھے مگر راقم کا نام و پتہ جس کاغذ پر تھا وہ کھو گیا۔ اسلئے درج اخبار کئے گئے (مفتی)

کی جس کو کہ پڑھ چکا تھا۔ اب دریافت ہے کہ نماز درست ہوا یا نہیں۔ فضل حق حنفی از کمال پور ضلع میرٹھ

ج نمبر ۲۲۹- بحکم حدیث معاذ رضی اللہ عنہ جائز ہے حضرت معاذ عشا کی نماز جماعت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھکر اپنی مسجد میں جاتے اور وہاں جاکر اون مقتدیوں کو بھی نماز پڑھاتے۔

س نمبر ۲۳۱- تین رکعت وتر زید اس طرح پڑھتا ہے کہ اول قعدہ میں تحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھکر دونوں طرف سلام کرکے پھر تکبیر تحریمہ کے تیسری رکعت میں بسبب یاد نہ ہونے قنوت جو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔ بغیر پڑھے رکعت کو پورا کرکے دوسری قعدہ میں بھی مثل سابق کے تحیات اور درود اور دعا ماثورہ پڑھکر سلام دونوں طرف کرتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ دعا قنوت مروجہ کا پڑھنا درست نہیں۔ اب دریافت ہے کہ اس طرح سے وتر پڑھنا بعد نماز عشا کے درست ہے؟ (ایضاً)

ج نمبر ۲۳۱- جب دو رکعت پر سلام دیتا ہے تو اس کو چاہئے تحریمہ کہہ کر تیسری کی نیت باندھے۔ دعاء قنوت کوئی پڑھ لے۔ مروجہ دعا بھی جائز ہے۔ جو حاجت در پیش ہو وہ پڑھے تو زیادہ مفید ہے۔ (")

س نمبر ۲۳۲- بکر کہتا ہے کہ وتر کی تیسری رکعت میں بعد رکوع کے قومہ میں کہ ہاتھ دعا کیواسطے کشادہ کرتے ہیں دعاء قنوت تعلیمی امام حسن علیہ السلام پڑھ کر سجدہ میں چلا جائے۔ اس میں دریافت ہے کہ اس طرح سے دعا قنوت پڑھنا جائز ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۳۲- جائز ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے خدا فرماتا ہے مجھے شرم آتی ہے کہ میں دعا کے وقت بندے کے کھلے ہاتھوں کو خالی واپس کروں۔ گو اس خاص وقت میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں تاہم اس عموم پر خیال کرکے قنوتی جواز کا ہو سکتا ہے

س نمبر ۲۳۳- عمر کہتا ہے کہ دعا قنوت کا ہے جو تعلیمی اگر کوئی پڑھے تو فجر کی نماز نہیں یا حادثہ کے وقت پڑھا اور مقتدی آواز سے آمین کہے بغیر جماعت کے پڑھے تو آمین نہ کہے عمر کا کہنا درست ہے یا نہیں۔ (")

ج نمبر ۲۳۳- عمر کا کہنا صحیح ہے بلکہ فجر ہی سے مخصوص نہیں حادثہ کیوقت ہر نماز میں پڑھ سکتا ہے اور مقتدی آمین کہہ سکتے ہیں۔ اکیلا آمین کیا کہیگا وہ تو خود دعا کرتا ہے

س نمبر ۲۳۴- خالد کہتا ہے جماعت فجر کی جدا امام دعا قنوت تعلیمی ہاتھ اٹھا کر پڑھے حالت سکتہ امام کے مقتدی آمین جہری کہتا جائے۔ خالد کا کہنا درست ہے یا نہیں

ج نمبر ۲۳۴- یہ بھی جائز ہے لیکن امور مالوفی دائمی

س نمبر ۲۳۵- سحری کا انتہا وقت طلوع صبح صادق ہے یا طلوع سرخی۔ (")

ج نمبر ۲۳۵- طلوع سفیدی۔ حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود۔ اس آیت میں سفیدی آگ کے امتیاز پر حکم لگایا ہے۔ (باقی وارد)

س نمبر ۲۳۶- عشا کی نماز فرض چار رکعت معہ جماعت شروع کئے پہلے اب دو رکعت نماز پڑھی بعد تحیات بیٹھے پھر کھڑے رہے تیسری رکعت کیلئے۔ بعد تیسری رکعت پھر التحیات کو بیٹھے۔ اتنے میں مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا۔ پھر اوٹھ کر ایک رکعت پڑھی یعنی نماز چہار رکعت کو تمام کیا۔ پھر التحیات کو بیٹھے کر پورا کیا اور دو سجدہ سہو کئے پھر سلام دیا کیا مقتدی کے سبحان اللہ کہنے کے بعد سجدہ سہو امام کا کرنا صحیح ہے یا غلط۔ کیا ایسے وقت میں سجدہ سہو لازم ہے یا نہیں۔

(محمد عبد الکریم از مدراس)

ج نمبر ۲۳۶- حدیث شریف میں ہے میں جب بھولوں تو مجھے یاد دلاؤ۔ بھول کے بعد سجدہ سہو کرنا بھول کا کفارہ ہے۔ مقتدی کا آواز دینا سجدہ سہو کو مانع نہیں۔

س نمبر ۲۳۷- ایک شخص کی بیوی انتقال کر گئی اب اس نے بیوی کی قبر کے پاس دو پتھر کھڑے کئے ہیں۔ ایک سرہانے اور ایک پائنتی ہیں۔ اس بارے میں شرع کا کیا حکم ہے۔ (")

ج نمبر ۲۳۷- قبر پر بطور نشان رکھے تو جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی قبر پر بغرض نشان پتھر رکھا تھا۔ لہذا جائز ہے۔ قبر کے اوپر نہ ہوں۔ ادھر ادھر نہ ہوں۔ ۲ روپے داخل غریب فنڈ

گزشتہ ایام خصوصاً مناظرہ جبلپور میں مولانا کے گلے میں جو تکلیف تھی اب الحمد للہ بالکل آرام ہے (مینجر)

AsliAhleSunnet.com

متفرقات

انجمن اہلحدیث بریلی کے واعظ - انجمن مذکور کی طرف سے مولوی عبدالحق صاحب لاہوری (دانا رکلی محالی محلہ) و حافظ عبدالکریم صاحب نابینا شاہجہانپوری (اعلم تارین) بغرض اشاعت توحید و سنت و تحصیل چندہ روانہ کئے گئے ہیں۔ دونوں صاحبوں نے اب تک کوئی تحریر کارروائی نہیں بھیجی۔ مولوی صاحب کو دو ماہ سے زائد ہوئے اور حافظ صاحب کو ایک ماہ کے قریب ہوا۔ ناظرین ان کی کارروائی سے مطلع کر کے ممنون فرماویں چندہ دہندگان اُن سے رسید حاصل کر لیا کریں۔

راقم عبد الستار حسن سابق سفیر اہلحدیث کانفرنس۔

بریلی کا پتہ - حکیم احسان الحق صاحب بریلی۔ بانس منڈی صدر انجمن مذکور۔

(بے تجربہ کئے کسی کو مقرر کرنے کا نتیجہ یہی ہوتا ہے)

پرچہ اثبات الخبر (رد اہل قرآن) ارسال ہوگا۔

عبداللہ عمر پوری مدرسہ خندق میرٹھ۔

ملنے کا پتہ بھی یہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔

غریب فنڈ طلبہ میں چندہ کی آمدنی نہیں اور درخواستیں انکی بہت جو بیچارے داخلہ بھی نہیں دے سکتے اس لئے رمضان شریف میں احباب کو بالخصوص اس فنڈ کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ از فتوائے فنڈ علیم قرضہ سابقہ ۲۰ رباقی ۵ ار۔

دعاء صحت جناب مولانا عبدالجبار صاحب عمر پوری عرصہ سے سخت علیل ہیں۔ آجکل میرٹھ محلہ خندق میں ہیں۔ ناظرین دعا کریں خدا اُن کو صحت کاملہ بخشے۔ آمین۔ مولانا اہلحدیث میں ایک جانے عالم ہیں۔

مقدمہ مراد آباد انجمن اہلحدیث مراد آباد نے ایک انعامی اشتہار دیا تھا۔ کہ جو حنفی فلاں مسئلہ کا جواب دے جس کا فیصلہ بھی ایک حنفی عالم کے سپرد کیا گیا تھا۔ روپیہ انعامی بھی امین کے پاس رکھدیے گئے تھے ایک حنفی عالم نے جواب دے کر بہ تسلی منصف صاحب روپیہ امین صاحب سے وصول کر لئے۔ مگر منصف کا فیصلہ شرائط کے خلاف تھا۔ یہاں تک کہ منصف صاحب نے خود ہی لکھدیا تھا کہ یہ تحریر میری بحیثیت فیصلہ بین الفریقین نہیں۔ بلکہ میں نے بطور فتوے کے لکھی ہے انجمن اہلحدیث مراد آباد نے عدالتی چارہ جوئی کی کہ روپیہ انعامی وصول کرنا مجیب کا حق نہیں تھا۔ ۲۰ جولائی کو حاکم نے انجمن کو عہ واپس دلوا دئے خرچہ فریقین بذمہ فریقین۔ آئندہ دونو فریق خبردار!

تلاش کتاب فیصلہ قرآنی تکذیب مرزا قادیانی کسی بھائی کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

ملک محمد شریف از مقام لوسی ضلع مظفر نگر۔

اہلحدیث کمپنی کی بابت لکھا جا چکا ہے کہ اس کی بنیاد ہونی چاہیے بہت سے احباب کی رقوم شرکت شایع ہو چکی ہیں۔ تین اصحاب کی رقوم درج ذیل ہیں نصیر خانصاحب از ڈیرہ عہ۔ بابو کرم الٰہی صاحب نائب انچارج اسٹیشن منٹگمری عہ۔

محمد صبغۃ اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ اب تک اہلحدیث کمپنی کے ایجاد کے متعلق جو کچھ تجاویز ناظرین اہلحدیث نے پیش کی ہیں۔ ضرورت ہے کہ اس کے انجام کیلئے کچھ غور کریں۔ اگر عمدہ طور پر گہرے پایہ پر ایجاد ہو تو امید ہے کہ دوسری انجمنوں سے زیادہ کام والی ثابت ہوگی۔ کیونکہ آجکل ایسی کمپنیوں اور انجمنوں سے نفرت پیدا ہو گئی ہے۔ جو خالص نام کی ہیں۔ امید ہے کہ ضرورت کے موافق چند متنفس ذاتی نفع پر نہیں بلکہ اشاعت مذہبی پر خرچ کرنے کیلئے اس کمپنی کے شرکار ہونے میں دریغ نہیں فرمائینگے کیونکہ ہر متنفس کو سو دو سو روپیہ میں نفع ذاتی کا کچھ خیال نہ ہوگا۔ اگر اس کا بندوبست حسب خواہش ہو جاوے تو بندہ بھی اپنی طرف سے ایک ناچیز سو روپیہ کی رقم دینے کا وعدہ کرتا ہے فقط محمد صبغۃ اللہ بن عبدالقادر صاحب عرف قادر میاں مرحوم۔ خریدار نمبر ۱۰۷۔

قبول اسلام ۲۴ ماہ شعبان المبارک سنہ ۱۳۳۳ کو جناب مولوی محمد حسین صاحب امام مسجد چک ۲۲۳ کے ہاتھ پر قصبہ سمندری میں مفصلہ ذیل اشخاص اسلام قبول لائے ہیں۔ خدا استقامت بخشے۔

سابقہ نام موتی۔ شرعی نام مولا بخش۔ سابقہ نام عورت کا سردارو۔ شرعی نام سارہ۔ اولاد۔ دو فرزند سابقہ نام مہر دو کا رحمو اور دھموں۔ شرعی نام مہر دین کا

رحمت اللہ و احمد الدین۔ انہوں نے برضا و رغبت خود اسلام کو بغیر جوش مذہبی کے اسلام کو قبول کیا ہے۔ بلکہ خود تھانہ میں بھی اس نے اپنا نام اسلامی ظاہر کیا ہے۔

انجمن خدام کعبہ کے صدر مولانا عبدالباری صاحب لکھنوی نے بڑے حوصلے سے اشتہار دیا ہے کہ مسٹر شوکت علی کے نظر بند ہونے سے انجمن کے کاروبار میں فرق نہ آئیگا۔ بلکہ بدستور جاری رہیگا۔ ہماری دعا ہے خدا مسٹر موصوف کو بھی جلدی رہا کرائے اور انجمن کو بھی اپنے نیک مقاصد میں کامیاب کرے آمین۔

تلاش عزیز میرا لڑکا مولوی عبداللہ کئی روز سے گم ہے۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو براہ خدا اطلاع دیں۔ حاجی نور الدین ریاست فرید کوٹ ضلع فیروز پور

اہلحدیث کانفرنس اور اُس کے سکرٹری پر خفگی

کلکتہ کے اخبار رسالت میں کسی نامہ نگار نے ایک مضمون لکھا جس کا جواب ہم نے کسی اخبار میں بھیجا جو ناظرین کی آگاہی کیلئے درج ذیل ہے:۔

"فاضل اڈیٹر رسالت سلمک اللہ تعالیٰ۔ ایک مضمون بعنوان "اہلحدیث کانفرنس جاپیور" ۹ جولائی کے پرچہ رسالت میں دیکھا جس میں اس امر کی شکایت کی گئی ہے کہ اہلحدیث کانفرنس جاپیور ضلع مونگیر کا جلسہ ملتوی کیا گیا اور اس التوا کا اعلان نہیں کیا۔ نامہ نگار لکھتا ہے۔ میں جلسہ پر گیا تو سکرٹری کانفرنس نے خوش اخلاقی کا برتاؤ نہیں کیا وغیرہ۔

مجھے ان باتوں میں سے صرف اس بات کا جواب دینا ہے کہ جاپیور میں اہلحدیث کانفرنس نہیں نہ اس کا جلسہ تھا ممکن ہے مقامی انجمن اہلحدیث جاپیور کا جلسہ ہو۔ اہلحدیث کانفرنس کا صدر دفتر دہلی میں ہے اور اس کے سالانہ جلسے مختلف شہروں میں ہوا کرتے ہیں چنانچہ گذشتہ جلسہ علیگڑھ میں ہوا تھا اور آئندہ بنارس میں ہوگا ان شاء اللہ۔ مہربانی کر کے اس نوٹ کو درج کر دیں تاکہ اہلحدیث کانفرنس اور اُس کے ناچیز سکرٹری پر ناکردہ گناہ کا الزام عائد نہ ہو باقی باتوں کا جواب دینا انجمن اہلحدیث جاپیور کے سکرٹری کا فرض ہے۔

خاکسار ابو الوفا ثناء اللہ سکرٹری

اہلحدیث - از امرتسر

AsliAhleSunnet.com

انتخاب الاخبار

جنگ کے متعلق مجمل اور صحیح خبر تو صرف یہ ہے کہ ہر طرف ہو رہی ہے۔ لیکن ۵ جولائی سے ۱۱ جولائی تک جو خبریں ہندوستان میں موصول ہوئی ہیں ان کا خلاصہ حسب ذیل ہے:-

اس ہفتہ بھی جرمن آبدوز کشتیوں نے بحیرہ شمالی میں چند ایک تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔

بحیرہ بالٹک میں ایک روسی آبدوز کشتی نے ایک جرمن جنگی جہاز کو غرق کر دیا۔

روسی اعلان مظہر ہے کہ ایک روسی آبدوز کشتی نے بحیرہ اسود میں ایک بڑا ترکی جہاز اور ۲ اسٹیمر غرق کر دیے۔

پیرس کی اطلاع مظہر ہے کہ فرانسیسی جہاز کار تیج دردانیال میں غرق ہو گیا۔

دو فرانسیسی جنگی جہازوں نے دو جرمن آبدوز کشتیوں پر گولہ باری کی۔

اٹلی کے ایک جنگی جہاز کو تارپیڈو لگا اور وہ غرق ہو گیا۔

جرمن آبدوز کشتی یو ۳۰ ۲۴ گھنٹہ ڈوبے رہنے کے بعد تیرا لی گئی۔ عملہ کا صرف ایک آدمی مرا۔

ایک روسی اطلاع مظہر ہے کہ ان کے ہوائی جہازوں نے گلیشیا میں جرمن ٹرینوں پر بم گرائے ایک ٹرین میں آگ لگ گئی۔ اور ۲۰۰ ہزار گولے اڑ گئے۔

جرمن ہوائی جہاز ہاروچ (انگلستان) پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن انگریزی ہوائی جہازوں نے انہیں بھگا دیا۔

فرانسیسی ہوائی جہاز بھی مختلف مقامات پر بڑی سرگرمی سے حملے کر رہے ہیں۔

ایک انگریزی آبی ہوائی جہاز نے سمرنا اور ایلی پر بم گرائے۔

اٹلی کے ایک ہوائی جہاز نے ٹریسٹے (آسٹریا) کے اسلحہ خانہ پر بم گرا کر سخت نقصان پہنچایا۔

دردانیال میں ترکی اور متحدہ فوجوں میں سخت لڑائیاں ہو رہی ہیں۔

فرانسیسی جنرل گوراڈ سخت زخمی ہوا ہے کہتے ہیں کہ ترکی کمانڈر جنرل لیمان پاشا بھی زخمی ہو گیا ہے اور اس کی جگہ گیلی پولی کی فوجوں کی کمان خود انور پاشا کر رہے ہیں۔

گیلی پولی کی لڑائی میں گورکھا فوجوں نے بڑی بہادری دکھائی۔

مشرقی میدان جنگ میں کئی جگہ روسیوں نے جرمن آسٹروی فوجوں کی پیشقدمی روک دی ہے۔ لیکن گلیشیا میں لبلن کیطرف ابھی تک جرمن آسٹروی فوجیں بڑھ رہی ہیں۔

جنوبی رزمگاہ یعنی اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر آسٹرویوں نے جوابی حملے کئے لیکن پسپا کئے گئے۔

رومہ کا تار مظہر ہے کہ آسٹروی فوجیں نہایت جانبازی سے لڑ رہی ہیں۔

کہتے ہیں کہ ایک آسٹروی جرمن جنگی کونسل میں آسٹروی اور جرمن جرنیلوں میں اختلاف رائے ہو گیا جس پر آسٹریا کے تین جنرل برخاست کئے گئے۔

امسٹرڈم سے اخباروں کے نامہ نگار لکھتے ہیں کہ جرمن مغربی میدان جنگ میں مزید توپیں اور فوجیں بھیج رہے ہیں۔

انگریزی فوجوں نے یپرز کے شمال میں جرمنوں کی دو سو گز لمبی خندقیں چھین لیں۔

فرانسیسی فوجوں نے دستی گولوں کی مدد سے مغربی دشت پیٹر میں دو سو میٹر خندقوں پر قبضہ کر لیا جرمنوں نے سوشیر کے سٹیشن پر حملہ کیا تاکہ کھوئی ہوئی خندقوں پر دوبارہ قبضہ کریں۔ آٹھ سو میں سے سو میٹر پر قبضہ کرنے میں نہیں کامیابی ہوئی۔

فرانسیسی اعلان مظہر ہے کہ ۳۱ مئی تک ۴ لاکھ فرانسیسی مقتول، ۱۰ لاکھ مجروح اور ۳ لاکھ مفقود الخبر ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ قیصر جرمنی نے ایک تقریر میں کہا ہے کہ اکتوبر تک میں جنگ کو ختم کر دونگا۔

کہتے ہیں کہ لوڈز میں قیصر نے یہودیوں کو مخاطب کر کے کہا کہ میں مسیح ہوں اور تمہیں نجات دینے کے لئے آیا ہوں۔

دیوان عام میں پرٹینڈنٹ نے کہا کہ ابتک انگریزی سپاہیوں پر اعضا کاٹنے کے ۲۰۰۷ عمل جراحی ہو چکے ہیں

گورنمنٹ اٹلی نے قرضہ کیلئے اپیل کیا تھا اسپر تمام اٹلی میں جوش پھیلا ہوا ہے۔ بڑے بڑے بنک اور ساہوکار قرضہ کے تمسکات خرید رہے ہیں۔

انگلستان کے قومی قرضہ کے اعلان پر ولک کارخانہ شراب کے مالکوں نے ساڑھے سات کروڑ کے اور ایک تمباکو کی کمپنی نے ڈیڑھ کروڑ کے تمسکات خریدے ہیں۔ بیمہ کمپنیاں بھی بڑی بڑی رقوم پیش کر رہی ہیں۔

حکومت اٹلی نے تمام ملک کے کارخانوں کو سامان جنگ تیار کرنے کیلئے اپنے قبضہ میں لے لیا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ بنگری میں ہفتہ پہلے ماہر جرمن جنگی اتاشی متعینہ قسطنطنیہ نے جو حال ہی میں سوفیا (بلغاریہ) میں جرمن مشیر مقرر ہوا تھا خودکشی کر لی ہے۔

گورنمنٹ ہندنے ہالینڈ اور اس کے مقبوضات کیلئے چاولوں کی برآمد ممنوع قرار دی ہے۔

جنوب مغربی جرمن افریقہ کو جنرل بوتھا فتح کر رہا ہے اور اب اس کا بہت تھوڑا حصہ فتح ہونا رہ گیا ہے۔

پادری نیر الہ آباد کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ بہت سے جاپانی گولنداز روسی فوجوں میں جرمنوں سے لڑ رہے ہیں۔

کلکتہ کے انگریزی اخبار سٹیٹسمین نے فوجی امداد کیلئے جو فنڈ کھولا تھا اس میں ۴ لاکھ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔

ایک ساہوکار دہلی کے سلیم گڑھ برج میں توپوں کو خراب کرتا ہوا پکڑا گیا۔

رسالہ رائل کولونیل انسٹیٹیوٹ لنڈن میں ایک صاحب نے لکھا ہے کہ مشرقی جرمن افریقہ کو فتح کر کے اسے ہندوستانی نوآبادی بنا دینا چاہئے۔

لنڈن ٹائمز لکھتا ہے کہ ہندوستان کو مالداروں سے قرضہ جنگ لینا عملی طور پر ممکن ہے۔

مشرقی بنگال میں سخت قحط رونما ہے۔

حضور نظام نے حفاظت آثار قدیمہ کے لئے ۵ ہزار روپے کی منظوری دی ہے۔

بارشیں۔ پنجشنبہ سے بعید بارش ہوئی کہ ہزاروں لاغر مویشی ہلاک ہو گئے ۱۸ سویں روز ہفتہ کو بارش بند ہوئی۔ تین روز سے ابر محیط تھا کہ آج کچھ شکل نظر آ رہی ہے۔ ۔ ۔ سید نے چھپارہ۔ ملک متوسط۔ جامع مسجد مدرسہ انجمن اسلامیہ۔

AsliAhleSunnet.com

مختصر فہرست کتب

۲/۵۲

بابت ماہ رمضان المبارک

دیوان حافظ فارسی مجلد ۹ر احوال الآخرت حافظ محمد صاحب پنجابی ۶ر قانونچہ پنجابی ۶ر۔ تحفۃ الہند ۶ر۔ طب اکبر کلاں اردو عہ۔ غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب عہ۔ احسن القواعد عصہ۔ مخزن المفردات خورد ۶ر۔ توبۃ النصوح ۳ر۔ بنات النعش ۳ر۔ بوستان مترجم عمدہ ۱۰ر۔ بدیع الجمال (پنجابی) ۳ر۔ خطبات التوحید ۶ر۔ سفر السعادت انواع بارک اللہ ۹ر۔ تذکرہ اولیاء عہ۔ مسند امام اعظم ۱۲ر۔ بلاغ المبین عصہ۔ اکسیر ہدایت ۱۲ر۔ تاریخ الخلفاء عہ۔ ارشاد الطالبین ۶ر۔ بہشتی زیور کامل آٹھ حصہ عہ۔ عقل شعور عہ۔ طب کریمی عہ۔ بلوغ المرام ۱۰ر۔ اخلاق جلالی ۱۲ر۔ انواع عبداللہ ۱۲ر۔ غیاث اللغات مع چراغ ہدایت عصہ۔ غیاث اللغات کامل ۱۰ر۔ کریم اللغات اردو عمدہ ۵ر +

علاوہ ازیں

ہر قسم کے قرآن مجید معرا و مترجم۔ حمائل شریف معرا و مترجم ۶ر ہدیہ سے لیکر ۲۰ عنہ تک کے۔ نیز ہر قسم کی کتابیں ذیل کے پتہ سے منگوائیے۔ انشاء اللہ دوسروں کی نسبت مال عمدہ اور ارزاں ارسال ہوگا +

خاکسار

مولا بخش کشتہ تاجر کتب بازار جھیل سنگھ امرتسر

مومیائی

۴۱/۵۲

یہ مومیائی خون پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش اور کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو۔ ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے۔ بدن کو فربہ اور ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا معمولی کرشمہ ہے۔ چوٹ کے درد کو موقوف کرتی ہے۔ مرد۔ عورت۔ بوڑھے۔ بچے جوان کیلئے یکساں مفید ہے۔ ہر موسم میں استعمال کیجاتی ہے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہیں ہوتی۔ قیمت فی چھٹانک عصہ ۱۲ر۔ آدھ پاؤ پختہ ۱۲ر۔ پاؤ پختہ ۶ لعہ مع محصولڈاک وغیرہ +

تازہ شہادات

جناب حکیم علیجان صاحب پٹنہ سے تحریر فرماتے ہیں:۔ قبل ازیں ہم نے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی۔ باذنہ تعالیٰ بہت ہی مفید ثابت ہوئی۔ ایک چھٹانک مہربانی فرما کر ہمارے پتے سے ارسال فرما دیں۔ ممنون ہونگا + ۸ جون ۱۹۱۵ء

جناب مولوی عبدالستار صاحب کوہر سے لکھتے ہیں:۔ بڑی مدت کے بعد آپکے کارخانہ سے مومیائی طلب کرکے آپ کو تکلیف دیتا ہوں۔ معاف فرمائیے اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آپ کی تیار کردہ مومیائی بحمد اللہ ذرائی امراض کے لئے ہر موسم میں تیر بہدف ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے میں اپنے احباب کیلئے دقتاً فوقتاً منگایا کرتا ہوں۔ میرے ملنے والے ایک صاحب دھنی پنساری کو مہربانی کرکے اُن کے نام پتہ ذیل پر ایک چھٹانک مومیائی بصیغہ ویلیو جلد ترسیل کیجئے

جناب مولوی فضل الرحمن صاحب تارانگر ضلع مرشد آباد سے تحریر فرماتے ہیں:۔ آپ کی مومیائی کے استعمال سے بائیس برس کا ضعف اچھا ہوگا۔ اس وقت میرے دوست ڈپٹی انسپکٹر صاحب کے نام پر ایک چھٹانک مومیائی روانہ فرما دیں + ۲۶ مئی ۱۹۱۵ء

ملنے کا پتہ پروپرائیٹر دی میڈیکل ایجنسی کٹڑہ قلعہ امرتسر

شفاخانہ یونانی گوجرانوالہ کے مجربات

حبوب دافع جریان وکثرت جنابت۔ ان حبوب کے استعمال سے لاعلاج کثرت جنابت دور ہوجاتی ہے۔ ضعف دل اور دیگر کمزوریوں کیلئے نہایت مفید گولیاں . . .

روغن ضماد۔ اس کے استعمال سے وہ امراض جو جوانی کی بے اعتدالیوں سے پیدا شدہ ہوں دور ہوجاتے ہیں

حبوب بواسیر ہر قسم۔ بادی آبی خونی ہر قسم کی بواسیر کے لئے اکسیر . . . .

سرمہ منور چشم۔ اس سرمہ کی استعمال سے دھند۔ جالا غبار۔ پانی بہنا وغیرہ دور ہوجاتے ہیں علاوہ عینک لگانیکی عادت دور ہوجاتی ہے

دوائی خارش ہر قسم۔ اس دوائی کے استعمال سے ہر قسم کی خارش دور ہوجاتی ہے اس میں خاص صفت یہ ہے کہ خارش کہیں۔ صرف ایک ہفتہ لگانے سے آرام ہوجاتا ہے فی تولہ ۸ر

المشتہر

مینیجر شفاخانہ یونانی چشمہ چوک گوجرانوالہ

اسرار قرآنیہ و برکات روحانیہ

یہ کتاب پنجابی نظم میں شرک وبدعت کی تردید میں گویا تقویۃ الایمان ہے۔ رسومات شادی غمی کی کافی اصلاح کیگئی ہے ضمناً بعض بیماریوں کے نسخے اور دوستوں سے ملاپ اور دشمنوں سے حفاظت کی دعائیں بھی درج ہیں پنجابیوں۔ خصوصاً واعظوں کیلئے نہایت کارآمد اور مفید کتاب ہے۔ ملنے کا پتہ

میر محمد واعظ دفتر اہلحدیث امرتسر

سلکی عمامہ

ناظرین! میرے یہاں . . . ہے۔ اگر آپ کو عمامہ باندھنے کا شوق ہو تو . . . ایک دفعہ منگائیے۔ . . . ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اور بھی مختلف رنگ کے ہوتے ہیں اور قیمت بھی مختلف ہوتی ہے۔ بہت کفایت سے روانہ ہوتا ہے۔ جس کی تصدیق ایک دفعہ منگانے سے ہوسکتی ہے۔ مثلاً صافا۔ دھوتی۔ ساڑھی۔ کوٹ شیروانی اور کرتے وغیرہ کے ہوتا ہے۔ قابل دید تو یہ ہے اس کی خوبی اور عمدگی دیکھنے پر منحصر ہے۔ پائداری کے لحاظ سے سب تسری کپڑوں سے اعلیٰ اور افضل ہے جب آپ اس کا استعمال کرینگے تو آپکے ہمعصر دست تقاضا کرینگے کہ ایسا ہی ایک سا فاہم کو بھی منگوا دیجئے کیونکہ ان پر سادگی اور صوفیانہ پن دونو ختم ہیں۔

نوٹ۔ ہر فرمائش کی تعمیل حسب مرضی خریدار بمقدور صفائی اور راستبازی سے کیجاتی ہے کہ جس کے صرف تھوڑے عرصہ کی تجربہ سے مجھ کو صرف اسقدر التماس کرنے کی جرأت ہوئی ہے کہ جو صاحب ایکدفعہ امتحاناً تھوڑا سا بھی معاملہ کر کے اس نیاز مند کو آزمائش کا اعزاز بخشیں تو ممکن نہیں کہ پھر عمر بھر اس نابکار کی خدمتگذاری سے کسیطرح . . . ہوں۔ یاٹرسن سوت وغیرہ سے بالکل . . . اس کے لئے بادگیر کو امتحان پبلک

ایم۔ آئی۔ کمیشن ایجنٹ اینڈ مرچنٹ۔
صدر بازار مرادآباد۔ یو۔ پی۔

اول دانت وانت پھر آنکھ کی حفاظت انسان پر واجب ہے

میرا منجن مسکّی کا منجن اشتہاری نہیں ہے اور میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس میں کرامت ہے۔ ہاں البتہ اس کے اجزاء سے ثابت اور تجربہ ہوگیا ہے کہ اس سے صدہا آدمی اسوقت تک بلا اشتہار دیئے صحت پاچکے ہیں۔ لہذا مجھ کو واسطے فائدہ عام کے اسکا اشتہار دینا ضرور ہوا۔ آزمانا شرط ہے اگر استعمال سے درد کی تکلیف ہو اسیوقت نصف دور ہوجاتی ہے۔ پھر تھوڑا ٹھہر ٹھہر کر دو تین دفعہ استعمال کرنے سے درد یکدم دور ہوجاتا ہے۔ یہ منجن صرف درد دانت ہی کو مفید نہیں بلکہ استحکام دندان اور مسوڑھوں کا ورم ہونا اور خون نکلنا اور پیپ پڑ جانا۔ گندگی دہن کو دور کر دیتا ہے اور منہ کو خوشبودار کر دیتا ہے وغیرہ وغیرہ یعنی کل امراض دہن کو نہایت مفید اور مجرب ہے۔ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ روانہ ہوگی۔ قیمت فی ڈبیہ ۸ر تین ڈبیہ سے کم روانہ نہ ہوگی۔ ہر قسم کی دوائیاں مجرب مرکب اور مفرد ملسکتی ہیں۔ المشتہر

خادم الاطبا محمد زبیر جعفری پھلواری ضلع پٹنہ

ناظرین اہلحدیث کیساتھ خاص رعایت

یکم رمضان المبارک سے ۳۰ رمضان تک جو حضرات فرمائش آئیگی انکے لئے کتاب مستطاب نصرۃ الواعظین باوصاف سید المرسلین جس کا مفصل اشتہار چند بار اہلحدیث میں شایع ہوچکا ہے نصف قیمت ۸ر میں روانہ کیجائیگی اور اس کے ہمراہ فضائل محمدیہ بھی نصف قیمت ۴ر کو دیجائیگی مسلمان یہ موقعہ غنیمت جانکر جلد منگائیں اور اپنے نبی کے اوصاف وفضائل خصائل وشمائل ملاحظہ فرمائیں عرضداشت میں پتہ صاف اور اخبار کا حوالہ ضرور ہو۔

ملنے کا پتہ

مولوی حشمت علی محلہ گڈھیا بالس بریلی

اشتہار کتب

آجکل ہمارے پاس مفصلہ ذیل کتابیں برائے فروخت موجود ہیں اور اخیر رمضان شریف تک بجائے اصلی قیمت کے رعایت کے ساتھ بھیجی جاوینگی

نام کتاب	زبان	اصلی قیمت	رعایتی قیمت
قیام اللیل قیام رمضان محمد بن نصیر مروزی	عربی	۱۲ر	۱۰ر
جمیلۃ الاخوان ببیان اوصیہ یعنی بہانا الی القرآن	مترجم اردو	۳ر	۲ر
حزب اعظم نصف تقطیع ۲۲/۲۰		۵ر	۴ر
تیسیر القاری شرح بخاری جلد پنجم	فارسی	عہ	۳ر محصول
شرح بخاری جلد ششم	فارسی	عہ	عہ
سوانح عمری	اردو	۶ر	۵ر
قصیدہ ... مترجم	اردو	۳ر	۲ر
شرح غنیۃ ابن رجب حنبلی	عربی	۸ر	۷ر
... سید احمد ... بریلوی	اردو	۱۰ر	۸ر
سوانح احمد محمد جعفر تھانیسری		۸ر	۷ر

عبدالغفار تاجر کتب شہر ملتان محلہ قدیر آباد

راجپوت پرنٹنگ ورکس لاہور میں منشی مدن گوپال سنگھ پرنٹر نے چھاپا اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مالک و ایڈیٹر نے امرتسر سے شایع کیا۔

AsliAhleSunnet.com